بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۸ صفر المظفر ۱۴۰۵ھ ؛ ۳ نبوت ۱۳۶۳ ہش ؛ ۳ نومبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم نبوت۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں لاہور میں مقیم ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ صاحبہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل عمر عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اُس کو بالآخر اجر ملتا ہے

جن لوگوں نے خدا کو پالیا ہے وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے تیار رہیں

اگر انسان خدا کی خاطر صبر کرنے والا ہو تو ایک دن دشمن کے دل پر بھی اثر ہو جاتا ہے:

"وقت تو بہرحال گزر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اُس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے اُن کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کے وقت عورتیں سیاپا کرتی ہیں۔ بعض نادان مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں..... بعد میں خود وقت گزرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنے والوں کے واسطے ہی مقرر ہے..... لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے خدا کو پالیا ہے وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے تیار رہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سنت ٹل نہیں سکتی۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال، اولاد، بیوی، بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا اُن سے کوئی تعلق نہیں، سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں اُن کی قدر، عزت، خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۸۹-۹۰)

"پس تم یاد رکھو کہ نرمی عمدہ صفت ہے۔ نرمی کے بغیر کام چل نہیں سکتا۔ فتح جنگ سے نہیں۔ جنگ سے اگر کسی کو نقصان پہنچا دیا تو کیا کیا؟ چاہیئے کہ دلوں کو فتح کرو۔ اور دل جنگ سے فتح نہیں ہوتے بلکہ اخلاقِ فاضلہ سے فتح ہوتے ہیں۔ اگر انسان خدا کے واسطے دشمنوں کی اذیتوں پر صبر کرنے والا ہو جاوے تو آخر ایک دن ایسا بھی آجاتا ہے کہ خود دشمن کے دل میں ایک خیال پیدا ہو جاتا ہے اور اثر ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۴۱)

○ استاذی المکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب کچھ عرصہ سے بعض عوارض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ آج کل اپنے بچوں کے پاس کیلگری (کینیڈا) میں بغرض علاج مقیم ہیں۔ ڈاکٹروں نے تشخیص کے لئے مختلف ٹیسٹ لئے ہیں۔ جن کے نتائج کے بعد باقاعدہ علاج شروع ہوگا۔

بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں مولا کریم ڈاکٹروں کو صحیح تشخیص کی توفیق دے اور محترم ملک صاحب کو صحت والی خدمات سلسلہ سے معمور لمبی عمر سے نوازے اور ان کے وجود کی برکتوں سے بہتوں کو لمبے عرصہ تک فائدے پہنچتے رہیں۔ (آمین)

(منیر احمد جاوید۔ استاذ الجامعہ ربوہ)

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم محمود احمد صاحب خالد (کراچی) کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۸۴ء کو ایک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ!

نومولود مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر مال (آمد) کا پوتا اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا کا نواسہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "نوید احمد" تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی زندگی میں برکت ڈالے۔ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اقرباء کے لئے باعث عزت و خوشی بنائے اور دین و دنیا میں سرخرو فرمائے۔ آمین!

(ناصر احمد خالد۔ لاہور)

○ عزیزہ طاہرہ بشریٰ اہلیہ میر عبدالباسط مربی سلسلہ کو مورخہ ۲۰ اکتوبر کو ٹی بی چیسٹ وارڈ سے ریڈیو تھراپی وارڈ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ ۲۱/۱۰ سے ۲۴/۱۰ کے دوران مختلف ٹیسٹ لئے گئے۔

ایک روز عزیزہ کو خون کی بوتل دی گئی عزیزہ دعاؤں کی اور اللہ تعالیٰ کے رحم و فضل کی محتاج ہے۔ (فتح محمد خان)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۰۔ ۸ر صفر ۱۴۰۵ھ

۰۔ ۳ر نبوت ۱۳۶۳ہش

ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر پختگی کا درخشندہ ثبوت

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ جن جماعتوں کو اپنے ماموروں کے ذریعہ غلبۂ حق کی غرض سے قائم فرماتا ہے انہیں وہ اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت ابتلاؤں میں سے ضرور گزارتا ہے اور پھر یہ ابتلاء ہوتے بھی ہیں بہت مہیب اتنے مہیب کہ بسا اوقات ان جماعتوں کی ہستی ہی کالعدم ہوتی نظر آتی ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے وہ ہر ابتلاء میں پہلے سے زیادہ مستعد اور مضبوط ہو کر نکلتی ہیں اور دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ وہ غلبۂ حق کی شاہراہ پر پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ابتلاؤں کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ان میں کوئی کمزوری نہیں آتی بلکہ ان کے نتیجہ میں ان کا ایمان پہلے کی نسبت اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے۔

اس امر کا ثبوت کہ کسی صبر آزما ابتلاء کے نتیجہ میں ان کا ایمان پہلے کی نسبت اور زیادہ مضبوط ہو گیا ہے اس امر سے ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی راہ میں پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرما کر دنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں، ایک چھوڑ ایک کروڑ ابتلا ہو مالی اور جانی قربانیوں کے میدان میں ان کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائیگا، یہ میرے وہ بندے ہیں جن کا شعار فَمَا وَهَنُوا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا کے عین مطابق ہے، اسی لئے میں وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ کی رُو سے ان سے محبت کرتا ہوں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو ابتلاؤں میں سے گزار کر افراد جماعت کے ایمان کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا آ رہا ہے اور انہیں ان ابتلاؤں کے باوجود پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا کر کے اس امر کا ثبوت دیتا چلا آ رہا ہے کہ وہ دنیا کے دھتکارے ہوئے اپنے ان کمزور اور بے بضاعت بندوں کے ساتھ ہے۔ اس کا ایک نہایت ہی درخشندہ ثبوت اس نے ابھی حال ہی میں دیا ہے اور وہ اس طرح کہ اس نے امسال یعنی تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال کے دوران مشرق و مغرب کے ممالک میں آباد احمدیوں کو تحریک جدید کے وعدے اس درجہ اخلاص کے ساتھ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی کہ ان کی مقدار ایک کروڑ روپے سے بھی اوپر نکل گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا ۵۰ واں سال شروع ہونے پر اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اس مناسبت سے کہ تحریک جدید کے قیام پر ۵۰ سال گزر رہے ہیں جماعت اپنے وعدوں کو ایک کروڑ روپے تک پہنچا دے۔ چنانچہ سال رواں میں جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک کروڑ تیس لاکھ انہتر ہزار چار صد چونتیس روپے کے وعدے پیش کر دیئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ر اخاء ۱۳۶۳ہش مطابق ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران تحریک جدید کے نئے یعنی ۵۱ ویں سال کا اعلان کرتے ہوئے موجودہ حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت کا ہر قدم ہمیشہ پہلے سے آگے ہی بڑھتا ہے۔ امسال باوجود مشکلات کے پاکستان کی جماعتوں نے اپنے وعدہ کو تیس لاکھ سے بڑھا کر چالیس لاکھ روپے تک پہنچایا اور اسی نسبت سے جماعتیں ادا بھی کر رہی ہیں اور بیرون پاکستان کی جماعتوں نے اپنے وعدوں کو تریپن لاکھ اٹھاون ہزار (۵۳,۵۸۰۰۰/-) سے بڑھا کر تریسٹھ لاکھ انہتر ہزار روپے (۶۳,۶۹۰۰۰/-) تک پہنچا دیا اور ان کی ادائیگی بھی اطمینان بخش ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

تحریک جدید کے تحت جماعت کی مالی قربانی میں یہ اضافہ اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا ایک درخشندہ نشان ہے اور اس امر کے ایک بیّن ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ موجودہ حالات میں افراد جماعت کا ایمان پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گیا ہے اور انہیں ایمان میں ایک نئی مضبوطی اور نئی پختگی نصیب ہوئی ہے۔ مزید برآں اس سے یہ امر بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کے بموجب افراد جماعت کے نفوس و اموال میں مسلسل برکت پہ برکت دیتا چلا آ رہا ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۱۸۸۶ء میں مخاطب کر کے یہ بشارت دی تھی کہ:۔

"خدا تجھے بکثرت کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔۔۔۔ ۔۔۔۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

تحریک جدید جماعت احمدیہ کی مالی تحریکات میں سے صرف ایک تحریک ہے اور ہے بھی طوعی۔ وقف جدید۔ صد سالہ جوبلی اور ذیلی تنظیموں کے طوعی چندوں کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات اس پر مستزاد ہیں اور پھر ان کے پہلو بہ پہلو فضل عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم اور دنیا بھر میں نئے اور وسیع تر مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی وقتی تحریکات ان کے علاوہ ہوتی رہتی ہیں اور ان سب میں ہی احباب جماعت کا قدم بحمد اللہ آگے ہی آگے بڑھتا چلا آ رہا ہے۔ مالی قربانیوں میں غیر معمولی اضافہ جس میں تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال کے وعدہ جات میں معتد بہ اضافہ بھی شامل ہے اس امر کا ایک درخشندہ ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے خالص اور دلی محبوں کے گروہ کو اکناف عالم میں بڑھاتا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت پہ برکت دیتا چلا آ رہا ہے۔ نفوس و اموال میں برکت کا ہی تو یہ ایک ثمرہ ہے کہ مالی قربانیوں میں جماعت کا قدم مسلسل آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے اور یہ خوش نصیب علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پا رہے ہیں اور آئندہ بھی پاتے چلے جائیں گے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

رباعیات:۔

نقش بر آب

ہے نقش بر آب ہر نگارِ ہستی — ہر خانہ و باغ و لالہ زارِ ہستی
ہر ہست ہے نیست اے عزیزانِ من — ہستی کو نہیں ہے اعتبارِ ہستی

راہِ خیر و بہبود

فکرِ سود و زیانِ دنیا بے سود — فکرِ عقبیٰ ہے راہِ خیر و بہبود
اے قیسؔ فلاحِ اُخروی ہو حاصل — مومن کا یہی ہے منتہائے مقصود

(قیس میانوی نجیب آبادی۔ کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راہِ حق کی آزمائش اور صبر و استقامت

قسط آخری

مکرم مقصود احمد طاہر - ربوہ

حضرت عیسیٰؑ کو بھی قوم (یہود) نے انتہائی آزار دیئے۔ جب یہودیوں نے آپ کے عقیدت مندوں کو بڑھتے دیکھا تو یہود کے دلوں میں بغض و کینہ پیدا ہوا ہزاروں۔ فقیہوں، یہود علماء اور دیگر مخالفوں نے سوچا کہ حضرت عیسیٰؑ کو ختم کئے بغیر چارہ نہیں۔ پیلاطوس یہودیہ کے اکثر علاقہ کا گورنر تھا۔ یہود اگرچہ اس سے متنفر تھے لیکن حضرت عیسیٰؑ کی عداوت میں اندھے تھے وہ پیلاطوس کے دربار میں پہنچے اور اسے حضرت عیسیٰؑ کی مخالفت پر اکسایا حتیٰ کہ اسے حضرت عیسیٰؑ کو پھانسی دینے پر رضامند ہونے کے لئے کہا۔ چنانچہ پیلاطوس نے حضرت عیسیٰؑ کو گرفتار کرکے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ پھانسی پر چڑھانے کا حکم دے دیا۔ غرض حضرت عیسیٰؑ کو انتہائی دکھ دیئے گئے۔ چنانچہ بائبل میں ہے۔

"پس سرداروں، کاہنوں اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو جمع کرکے کہا ہم کیا کرتے ہیں؟ یہ آدمی تو بہت معجزے دکھاتا ہے اگر ہم اسے یونہی چھوڑ دیں تو سب اس پر ایمان لے آئیں گے اور رومی آکر ہماری جگہ اور قوم دونوں پر قبضہ کرلیں گے ان میں سے کائفا نام کے ایک شخص نے جو اس سال سردار کاہن تھا ان سے کہا تم کچھ نہیں جانتے اور نہ سوچتے ہو کہ تمہارے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک آدمی امت کے واسطے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔"

(یوحنا باب ۱۱ آیات ۴۷ تا ۵۰)

پھر جو مصائب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آئے وہ انبیاءؑ کی تاریخ میں سب سے بڑھ کر تھے۔ وہ ایسے سخت تھے کہ اس سے بڑھ کر سختی ہو ہی نہیں سکتی شروع شروع میں قریش مکہ نے آواز حق پر سنجیدگی سے توجہ نہ دی۔ کسی نے کہا معاذ اللہ یہ (محمدؐ) پاگل ہوگیا ہے۔ کسی نے کہا اس پر کسی نے جادو کردیا ہے۔ کوئی بولا کہ اس قسم کے خیالات محض شاعری ہے اور زمانہ کی گردش اسے خود ختم کردے گی۔ اس لئے اس کا نوٹس نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ یہ آواز صدا بصحرا نہیں بلکہ آہستہ آہستہ زور پکڑتی جارہی ہے تو انہیں اس بات کی طرف سے تردد پیدا ہوا اور انہوں نے آپؐ کی مخالفت شروع کردی۔ مخالفت کی تمام قوتیں چاروں طرف سے ہجوم کرکے آگئی تھیں۔ ان کے پاس دولت، طاقت، جمعیت اور اثر و رسوخ تھا۔ ان کے مقابلے میں ایک مختصر سی جماعت جو کمزور و لاچار اور ان کے سامنے بے بس تھی۔ آپؐ اپنے دعوے سے قبل اپنی قوم میں صدوق اور امین کے القاب سے مشہور تھے۔ مگر جونہی آپؐ نے لوگوں کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانا شروع کیا آپؐ کی تحقیر کی گئی۔ آپؐ کو برا بھلا کہا گیا۔ طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں حتیٰ کہ آپؐ اور آپؐ پر ایمان لانے والوں کو اپنا عزیز شہر مکہ چھوڑنا پڑا۔ اہل مکہ سے عرصہ دراز تک تکالیف اٹھانے کے بعد آپؐ نے طائف کا رخ کیا لیکن وہاں بھی آپؐ کا استقبال پتھروں سے کیا گیا اور آپؐ کو وہاں سے زخمی ہونے کی حالت میں لوٹنا پڑا۔ ان جانکاہ حالات میں آپؐ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور راہ حق میں استقامت کی انتہا کردی ان تکالیف کے بعد آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو تین سال مکہ کے قریب ایک کوہ میں محصور کردیا گیا جسے شعب ابی طالب کی گھاٹی کہا جاتا ہے اور بالآخر آپؐ کی جان لینے کی تدابیر کی گئیں جب ابو جہل کی تجویز پر آپؐ کے قتل کا منصوبہ ہوا تو خدا تعالےٰ نے آپؐ کو بذریعہ وحی آگاہ کردیا۔ آپؐ نے اس سے مطلع ہوکر علیؓ ابن ابی طالب کو فرمایا کہ آج رات تم میری جگہ میرے بستر پر لیٹ رہو اور میری سبز چادر اوڑھ لو تاکہ دشمنوں کو یہی گمان رہے کہ میں اپنے بستر پر پڑا ہوں اور یقین جانو کہ خدا کے فضل سے تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہوگا اور قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ (یٰس آیت ۱۰)

یعنی بنائی ہم نے ان کے آگے اور ان کے پیچھے دیوار (روک) پھر اوپر سے ان کو ڈھانک دیا۔ پس وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ اسی طرح دشمنوں میں سے نکل گئے اور خدا نے کافروں کو اندھا کردیا کہ۔ جیسے کسی نے آنکھوں میں مٹی ڈال دی ہو۔ پھر آپؐ وہاں سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت میں تین دن غار ثور میں چھپے رہے اور جب دشمن ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک پہنچ گئے تو حضرت ابوبکرؓ ڈرے کہ ہم دو ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں ہم تین ہیں اور تیسرا خدا ہے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝

(سورۃ الانفال ۳۱)

یعنی اے رسولؐ اس وقت کو یاد کر جب کہ کفار تیرے متعلق تدبیریں کر رہے تھے تاکہ تجھے (ایک جگہ) محصور کردیں یا تجھ کو قتل کردیں یا تجھ کو نکال دیں اور وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

الغرض مکہ میں تیرہ سال تک آپؐ کو گوناگوں دکھوں اور تکلیفوں کا شکار ہونا پڑا حتیٰ کہ آپؐ کو ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا مگر صبر و استقلال کے اس پہاڑ کی اس وقت بھی یہی دعا تھی۔

"اے میرے خدا میں تیری طرف ہی اپنی شکایت لاتا ہوں۔ اپنی کمزوری کی وجہ سے میں انسانوں کی نظروں میں ہیچ ہوں۔ اے خدا جس کا رحم بے پایاں ہے تو جو عاجزوں اور ناتوانوں کا خدا ہے۔ تو میرا خدا ہے مجھے اجنبیوں اور دشمنوں کا نشانہ نہ چھوڑیو۔ اگر تو ناراض نہیں تو میرے لئے رضا ہی رضا ہے۔ تیرے ہی چہرہ کی روشنی میں پناہ ڈھونڈتا ہوں کیونکہ اس روشنی سے ساری تاریکیاں دور ہوتی ہیں۔ جس طرح تو چاہے میری مشکلات کو حل فرما۔ اے خدا تو میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ نہیں جانتے"

غرض یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق پر پہاڑ کی طرح جمے رہے۔ باوجودیکہ مخالفت کے طوفان اٹھے، فتنہ کی آندھیاں آئیں اور نکل گئیں مگر آپؐ نے اپنی جگہ سے ذرا برابر بھی جنبش نہ کی۔ آپؐ نے اپنے چچا ابو طالب سے صاف کہدیا کہ

"اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر چاند اور دوسرے ہاتھ پر سورج رکھدیں تو بھی اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس کو کامیاب کرے یا میں کام آجاؤں۔"

(البدائیۃ والنہائیۃ جلد ۳ صفحہ ۴۳)

ان نہایت پُرخطر حالات میں بھی قریش کے چند لوگ اٹھے اور انہوں نے دنیا کے آرام سے منہ موڑ کر فقط آخرت کی فلاح کی خاطر آنحضرتؐ تک پہنچنے اور دین حق قبول کرنے کا قصد کرلیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے شہر بلکہ محلہ میں رہتے تھے مگر قریش نے یہ فاصلہ اتنا دور کردیا تھا اور اتنا پُرخطر بنا دیا تھا کہ آپؐ تک پہنچنا ایک دور دراز کا نہایت خطرناک سفر تھا اور باوجودیکہ انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کا یقین تھا پھر بھی وہ آپؐ پر ایمان لے آئے۔ کیونکہ انہوں نے قرآن کریم کی درج ذیل آیات سن لی تھیں۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝

(سورۃ العنکبوت ۳، ۴)

یعنی کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ یہ کہہ کر چھوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی ہم نے تو ان سے پہلے لوگوں کو خوب آزمایا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ضرور جان لے گا جو سچے ہیں اور وہ جھوٹوں کو ضرور معلوم کر لے گا۔"

اس طرح قریش نے مخالفت کے سب تیر آزمائے مگر ایمان والوں کی پختگی اور یقین بڑھتا گیا اور کہنے لگے اس کا تو ہم سے اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اس نے ان کے ایمان اور سپردگی میں اضافہ ہی کیا۔ ان آزمائشوں اور ابتلاؤں سے ان کے عقیدہ میں پختگی ان کے یقین میں استحکام۔ ان کے دینی احساس میں ترقی اور ان کے ایمان میں لذت و حلاوت پیدا ہوئی۔

المختصر انبیاء کی تاریخ پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت نوحؑ سے لے کر خاتم النبیین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تک ہر داعی حق کی آواز کے جواب میں یہی کچھ کہا جاتا رہا کہ چونکہ جو کچھ کہتے ہو وہ ہمارے آباء اجداد کی روش کے خلاف ہے اس لئے ہم اسے ہرگز قبول نہیں کر سکتے جیسا کہ درج ذیل آیت میں اللہ تعالیٰ خیر الرسلؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّأَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَإِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّأَصْحٰبُ الْأَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝

(قٓ آیت ۱۳ تا ۱۵)

یعنی تمہاری قوم سے پہلے (اے محمدؐ) جھٹلایا ہے نوحؑ کی قوم نے نوحؑ کو اور اہل رس نے اپنے نبی کو اور ثمود یعنی صالحؑ کی قوم نے صالحؑ کو اور عاد نے ہودؑ کو اور فرعون نے موسیٰؑ کو اور لوط کے بھائیوں یعنی قوم لوطؑ نے لوطؑ کو اور اہل ایکہ یعنی بن کے رہنے والوں نے حضرت شعیبؑ کو اور تبع کی قوم نے یعنی یمن کے لوگوں نے جھٹلایا سب نے جھٹلایا ہمارے رسولوں کو (جیسا کہ تم کو جھٹلا تمہاری قوم قریش نے تم کو) پس واجب ہے ان پر نزول عذاب۔

دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کئی اور انبیاء کرام کی تکالیف و مصائب پر صبر کا تذکرہ کرنے کے بعد حضرت سید البشرؐ کو ان لفظوں میں ارشاد فرمایا

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۚ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(الاحقاف آیت ۳۶)

ترجمہ۔ پس (اے رسول) صبر کر جیسا کہ پہلے اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا اور آپ (اپنی قوم کی ایذاؤں سے) ان کے لئے عذاب آنے کی عجلت نہ کیجئے۔ وہ وقت جب ان کے سامنے آئے گا تو یہ کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں ایک ساعت ہی ٹھہرے تھے (اس پر ہمارے لئے یہ سزا ہے؟) پس اے رسول! آپ کا ذمہ صرف تبلیغ ہے اور آخر کار ہلاکت ضروری ہے فاسقوں کے لئے۔

القصہ دین حنیف جس کا سلسلہ اول حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر بتدریج آنحضرتؐ پر مکمل ہوا اور آپؐ پر شریعت کی تکمیل ہوئی اور یہاں آ کر جملہ احکام الٰہی کا رنگ پورا نکھر گیا۔ فرمایا گیا کہ صبر و استقلال خود بھی اختیار کرو اور دوسروں کو اس نعمت سے بہرہ ور رکھو اور کسی حال میں اس سے دستبردار نہ ہو۔ صبر تقویٰ بھی ہے اور اس میں تمہاری کامیابی بھی۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مومنوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(آل عمران آیت ۲۰۱)

یعنی اے ایمان والو! خود صبر کرو اور دوسروں کو صبر کرنا سکھاؤ اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم کامیابی حاصل کر سکو۔

چنانچہ حضور اکرمؐ نے انتہائی صبر کا نمونہ اپنے صحابہؓ اور بعد میں آنیوالوں کے لئے پیش کیا۔ حضور اکرمؐ کی استقامت ہمیشہ متبعین کے لئے تقویت قلب کا باعث بنتی رہی۔ اور اس نمونہ اور تلقین کا اثر تھا کہ اصحاب رسولؐ میں صبر و استقامت کے نمونے اس قدر بوقلموں ہیں کہ صرف انہی کے تذکرہ سے ایک پورا دفتر رنگین ہو جاتا ہے اور اسی نمونہ کا اثر تھا کہ آپؐ کے اصحابؓ نے راہ حق میں سخت مشکلات اور ابتلاؤں کو جھیلا لیکن ان کی استقامت میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا۔ چنانچہ خبیب بن عدی انصاریؓ مشرکین مکہ کی گرفت میں آ گئے جب آپ کو پھانسی کی طرف لایا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے دو رکعت نماز ادا کرنے کی مہلت دی جائے۔ آپ نے دو رکعت اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کے بعد فرمایا اگر آپ لوگوں کو یہ بدگمانی نہ ہوتی کہ میں موت کے ڈر سے نماز طویل کر رہا ہوں تو ابھی اور خشوع و خضوع سے نماز پڑھتا۔ پھر دو اشعار بلند آواز سے پڑھے اور خود ہی پھانسی کی رسی گلے میں ڈال لی۔ اور خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔

حضرت خالدؓ بن ولید جب مشرف بہ دین حق ہوئے تو آپ کی والدہ نے آپ کو بے حد پیٹا۔ ان کا کھانا بند کر دیا۔ اور اپنے دوسرے فرزندوں کو آپ کے ساتھ کھیلنے سے روک دیا لیکن حضرت خالد بن ولیدؓ کی استقامت میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کے عم زاد۔ عیاش بن ابو ربیعہ۔ تھے اور دشمن حق و صداقت ابوجہل کے ایک حقیقی بھائی حضرت سلمہ بن ہشام تھے۔ یہ دونوں ایمان لائے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا پہنچے لیکن ابوجہل نے اپنی کافرانہ ترکیبوں سے دونوں کو مکہ واپس بلا کر قید کر دیا اور ان دونوں کو یکجا قید کر کے ایک ایک پاؤں ملا کر باندھ دیا۔ لیکن حضرت عیاشؓ اور حضرت سلمہؓ کے دلوں میں توحید بس چکی تھی۔ لہذا ان دونوں کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہ آئی ادھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ان دونوں کی قید سے رہائی کی بشارت ہو گئی اور یہ دونوں سلامتی ایمان کے ساتھ ابوجہل کی قید سے نکل کر مدینہ آ پہنچے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمہؓ کے ثبات و استقلال پر انہیں کرار کا خطاب عنایت فرمایا۔

حضرت عمارؓ اور آپؓ کے والد ماجد جناب یاسرؓ دونوں باپ بیٹے کفار مکہ کے چنگل میں پھنس گئے۔ جو ان پر طرح طرح کے ستم ڈھا رہے تھے۔ رسول کریمؐ کا ادھر سے گزر ہوا تو یہ حالت دیکھ کر ان سے اشارہ فرمایا۔ صبرًا یا آل یاسر! موعدکم الجنۃ۔ یعنی اے آل یاسرؓ صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑنا ان تکلیفوں کا معاوضہ تمہارے لئے جنت ہے۔ (اصابہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۲۰) اور اس سے بھی بڑھ کر مصیبت پر صبر و استقامت کی مثال امت محمدیہ میں نواسۂ رسولؐ حضرت امام حسینؓ کا طرز عمل ہے

پس ثبات قدم اور استقامت کی ضرورت میدان جنگ کے علاوہ عام زندگی میں بھی ہر وقت درپیش رہتی ہے۔ الغرض ہر شخص کے لئے قدم قدم پر امتحان ہے ہر مومن کو اپنے ایمان کی نسبت کسی نہ کسی آزمائش سے دوچار ہونا پڑتا ہے یا یوں کہئے کہ جس قدر جس کا علم وسیع ہوگا اسی قدر اس کا صبر وسیع ہوتا ہے اس معاملے میں آنحضرتؐ کا مقام تمام دنیا کے انسانوں سے بڑھ کر ہے۔ جیسا کہ مخبر صادقؐ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر صبر دکھایا۔ آپؐ نے بظاہر کڑی شرائط کے اس معاہدہ پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ کیونکہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اسی صلح حدیبیہ کے پس پشت فتح مبین (فتح مکہ) کی خوشخبری دے دی تھی۔ اس لئے اس موقع پر آپؐ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ فرماتے ہوئے صلح حدیبیہ پر رضامندی کا اظہار فرمایا۔ یہی وہ مقام تھا جہاں نبی کریمؐ سے کہا گیا وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا (سورۂ مزمل آیت ۱۱) یعنی یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور اس پر کبیدہ خاطر مت ہو۔ مبادا اس سے تمہارے پائے استقلال میں لغزش آ جائے اور اس دور ابتلاء میں اپنی جماعت کو تاکید کی جاتی ہے کہ مخالفین کی ادھر ادھر کی باتوں میں نہ الجھیں بلکہ اپنے پروگرام کی تدریجی تکمیل میں مسلسل کوشش کرتے جائیں۔ ابتلاء کے زمانہ کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ دو کسان ایک دوسرے کی ہمسائیگی میں رہتے ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک من گیہوں ہے۔ ایک کسان اٹھتا ہے اور گیہوں پسا کر لے آتا ہے اور گھنٹے بعد اس گیہوں کے آٹے کی عمدہ روٹیاں پکوا کر خوش ہو کر کھاتا ہے۔ لیکن دوسرا کسان اپنا گیہوں سر پر اٹھا کر کھیت میں ڈال آتا ہے جو اس نے آئندہ فصل کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے گھر میں روٹیاں نہیں پکیں گی اور بعض اوقات تو نوبت فاقے تک پہنچ جائیگی۔ لیکن وہ اس عسرت کو برداشت کرتا ہے اور کھیت میں ہل چلاتا ہے۔ پانی دیتا ہے اور دن رات محنت کرتا اور دیکھ بھال کرتا ہے۔ تب چھ سات ماہ بعد وہ فصل پک کر تیار ہوتی ہے۔ پس پہلے کسان نے اپنی نگاہ قریبی مفاد پر رکھی اور اس نے چار دن عیش کر لئے اور اس کا حال خوشگوار ہو گیا۔ لیکن مستقبل میں اس کا کوئی حصہ نہ رہا۔ لیکن دوسرے کسان نے اپنی نگاہ مستقبل پر رکھی۔ شروع شروع میں (یعنی زمانۂ حال میں) اسے تکلیف تو ضرور ہوئی لیکن اس کا مستقبل درخشندہ ہو گیا۔ وہ کونسی چیز تھی جس بنا پر دوسرے کسان نے جانکاہ مشقتوں کو مول لیا۔ فاقے جھیلے اور اس قدر محنت کی اس کا یقیناً یہی جواب ہوگا کہ اس کسان کو یقین تھا کہ جو دانہ آج مٹی میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متقین میں پائی جانے والی صفات

(مکرم طارق محمود طارق - مربی سلسلہ)

قرآن کریم اور حدیث شریف میں متقین اور ایمان والوں کی تمام ضروری صفات بیان کی گئی ہیں۔ پس ہر وہ انسان جو اللہ رب العالمین پر، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور قرآن کریم پر ایمان لاتا ہے۔ اپنی زندگی کو ان کی تعلیم کے مطابق گزارتا ہے اور اپنے عمل و کردار کو اس طرح بناتا ہے جس طرح کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے یعنی وہ نفس کی ملونی سے پاک ہو جاتا ہے اور اپنی مادی اور دنیاوی زندگی پر ایک موت وارد کر لیتا ہے۔ اپنا سب کچھ رب العالمین کی خاطر قربان کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز سے عزیز جانتا ہے۔ تو پھر ایسے انسان کی زندگی خداوند کریم کی اطاعت والی زندگی قرار دی جا سکتی ہے اور وہ اہل تقویٰ اور اہل ایمان کے زمرہ میں شمار ہوتا ہے۔ غرضیکہ کلی خدا تعالیٰ کے لیے ہو جانا ضروری ہے۔

اب قدرے ان اخلاق کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے اہل ایمان متصف ہوتے ہیں اور ان کو ان صفات سے متصف ہونا چاہیئے اہل ایمان کی ان خصوصیات کا قرآن کریم نے واضح الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ پس ان خصوصیات کو اختیار کر کے ہر اک صاحب ایمان کو اپنے عمل سے اس کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ایمان والے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اب اگر غلامی کا دعوےٰ کرنے والے اچھا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے تو اک طرف آقا سے ان کا تعلق اور رشتہ ثابت ہوگا تو دوسری طرف آقا کا مقام آشکار ہوگا کہ اگر غلام کے اخلاق حسنہ کا یہ حال ہے تو آقا کس عظیم الشان اخلاق اور کردار کا مالک ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں آدمی یا تو کردار سے پہچانا جاتا ہے یا عمل اور لوگوں کے ساتھ معاملات کرنے سے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ نے ایمان والوں سے عہد لیا تھا کہ وہ مندرجہ ذیل نیک صفات اپنے اندر پیدا کریں گے۔

(۱) توحید باری تعالےٰ کا قیام (۲) حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنے عملی نمونہ سے ان کے مقام کو آشکار کرنا (۳) قرآن کریم کی عظمت کو دنیا میں پھیلانا (۴) اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کرنا (۵) اصلاح بین الناس کرنا (۶) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنا (۷) عدل و انصاف قائم کرنا (۸) لوگوں کو اپنے قول و فعل سے اچھی باتوں کی ترغیب دینا (۹) رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا (۱۰) اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا (۱۱) غربا کی مدد اور دیکھ بھال کرنا (۱۲) امانت و دیانت پر قائم رہنا (۱۳) دوسروں سے ایثار، تواضع انکساری اور عاجزی سے پیش آنا (۱۴) حسن ظن رکھنا (۱۵) صداقت شعاری اختیار کرنا (۱۶) عفو اور درگذر سے کام لینا (۱۷) عدل و احسان اختیار کرنا (۱۸) اللہ تعالےٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا (۱۹) مصائب اور شدائد پر صبر کرنا (۲۰) ایفائے عہد کرنا (۲۱) غض بصر اور پاک دامنی اختیار کرنا (۲۲) اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنا (۲۳) نیکی پر باہمی تعاون اختیار کرنا (۲۴) کمزوروں کو سہارا دینا۔ (۲۵) بیوی بچوں سے نیک سلوک کرنا (۲۷) اپنے ماتحتوں سے بھی حسن سلوک کرنا (۲۸) علم حاصل کرنا (۲۹) یتیموں اور بیوگان کا حتی المقدور خیال رکھنا (۳۰) بھوکوں مسافروں اور ضرورت مندوں کو کھانا کھلانا (۳۱) صلح جوئی اختیار کرنا (۳۲) حلال اور طیب چیزوں کو استعمال کرنا (۳۳) راستے کا حق ادا کرنا (۳۴) درگذر سے کام لینا (۳۵) خوش دلی سے مہمان نوازی کرنا (۳۶) صلہ رحمی اختیار کرنا (۳۷) والدین سے حسن سلوک کرنا (۳۸) ہمسایوں سے نیک سلوک کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا (۳۹) غصہ پر قابو پانا (۴۰) صحت اور صفائی کا خیال رکھنا (۴۱) نیکیوں میں سبقت لے جانا (۴۲) خداوند تعالےٰ پر صحیح معنوں میں توکل کرنا (۴۳) آخرت اور یوم حساب پر ایمان رکھنا (۴۴) استغفار پر مداومت اختیار کرنا (۴۵) اللہ تعالےٰ سے ہر وقت ڈرتے رہنا اور اس کی کامل اطاعت میں زندگی گزارنا (۴۶) اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے احکام کے مطابق کرنا (۴۷) پنج وقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد اور نوافل ادا کرنا (۴۸) اپنے مال کا بہترین حصہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا (۴۹) اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں وقت صرف کرنا (۵۰) دینی شعائر کی پابندی کرنا (۵۱) رمضان المبارک کے روزے رکھنا (۵۲) زکوٰۃ فرض ہو تو ادا کرنا (۵۳) حج فرض ہو تو حج بیت اللہ کرنا (۵۴) اپنے اعمال کے علاوہ اپنی گفتگو چال ڈھال اور لباس سب کچھ تقوےٰ کے مطابق رکھنا (۵۵) دلی بشاشت کے ساتھ دوسروں سے ملنا (۵۶) مستقل دعاؤں میں لگے رہنا کیونکہ اللہ تعالےٰ کی مدد اور اسکے فضل بغیر گناہوں سے بچنا ناممکن ہے۔

اب قدرے ان برے اخلاق اور بشری کمزوریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن سے ایمان والوں کو روکا گیا ہے یا ان پر قابو پانے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ ان پر عمل کرنے کے دوسرے معنے نیکیوں سے محرومی کے ہیں۔

(۱) شرک کرنا کیونکہ یہ بڑا ظلم ہے اور اسکی بخشش نہیں (۲) اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے نکلنا (۳) انسانوں اور حیوانوں پر ظلم و تعدی روا رکھنا (۴) دوسرے ایمان والوں کی جان مال اور عزت کو نقصان پہنچانا (۵) دوسروں پر بدگمانی کرنا (۶) بخل خواہ وہ اپنے نفس سے ہو یا دوسروں سے (۷) دوسرے انسانوں پر عیب لگانا (۸) ان کے برے نام رکھنا (۹) ان سے تحقیر و تمسخر کرنا (۱۰) جان بوجھ کر ان کو پریشان کرنا (۱۱) تکبر اور بڑائی ظاہر کرنا (۱۲) حسد اور کینہ دل میں پیدا کرنا (۱۳) جھوٹ بولنا (۱۴) غیبت کرنا (۱۵) تہمت اور الزام تراشی (۱۶) طعنہ زنی کرنا (۱۷) ریا اور دکھاوا کرنا (۱۸) خیانت کرنا (۱۹) چوری اور بددیانتی کرنا (۲۰) حرام چیزوں سے پرہیز نہ کرنا (۲۱) گالی گلوچ اور بدزبانی (۲۲) زنا (۲۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا (۲۴) محض دنیا سے دل لگا کر زندگی گزارنا۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں متقیوں کی دو خاص علامات بیان کی ہیں یعنی اخلاق سیئہ سے بکلی پرہیز اور اخلاق فاضلہ پر مسلسل عمل اور وہی شخص حقیقی معنوں میں متقی اور ایمان والا کہلا سکتا ہے جو ان پر عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محض اپنے فضل سے سب انسانوں کو سچا اور حقیقی ایمان والا اور متقی بننے کی توفیق عطا فرما دے آمین

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم ماسٹر علی محمد مرحوم

مکرم عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ

مکرم ماسٹر علی محمد صاحب مرحوم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ضلع جھنگ تھے۔ نہایت مخلص اور با اخلاق، ملنسار مہمان نواز صلح کل ہر ایک سے مروت کے ساتھ پیش آنے والے انسان تھے۔ تہجد گزار قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کیا کرتے تھے خصوصاً رمضان المبارک میں چار پانچ سپاروں کی روزانہ تلاوت کرتے تھے جماعت کے سیکرٹری مال ہونے کے لحاظ سے نہایت لگن سے رات و دن کام کرتے تھے

جماعت احمدیہ جھنگ صدر و جھنگ شہر کے احباب نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ بلکہ تمام ضلع کی جماعتیں بھی اُن سے سلسلہ کی خدمات کی وجہ سے نہایت عزت و احترام سے پیش آتی تھیں۔ خاکسار بحیثیت مربی ضلع کے متعدد دفعہ ان کے ساتھ ضلع بھر کی جماعتوں کا دورہ کرتا رہا۔ بعض دفعہ سائیکلوں پر تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔ جماعتوں میں ان کے آنے جانے سے بیداری کا احساس پیدا ہو جاتا اور گاہے بگاہے احباب کو چندوں کی ادائیگی، نمازوں، دعاؤں نیک کاموں اور تلاوت قرآن مجید کی تلقین کرتے رہتے تھے۔

مرحوم بڑے مہمان نواز اور ملنسار تھے اور ہر ایک سے محبت سے پیش آتے تھے۔

آپ کے وہ رفقاء جو آپ کے ہم پیشہ تھے اکثر آپ کو ملنے کے لیے ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی آتے رہتے ان کی بڑی توجہ سے جہاں تک ممکن ہوتا مہمان نوازی کرتے وہ آپ کے سلوک سے بہت متاثر ہوتے۔ اصلاح و ارشاد کے کام پورے اخلاص سے کرتے۔ سلسلہ کے نظام کی پوری پوری پابندی کرتے خلفاء احمدیت کی طرف سے جو ارشاد ہوتا اس کی سختی سے پابندی کرتے۔ اپنی اولاد کی نیک تربیت کرتے ان کا ایک ہی لڑکا ہے ماسٹر ولی محمد صاحب جو ٹیچر ہے مخلص ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقِ عالیہ کے مظہر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم چوہدری صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ:

پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ، سرورِ کونین فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے کمالات ہیں کہ لا تعد ولا تحصیٰ کے مصداق ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشاق اور شیدائیوں نے آپؐ پر قربان ہونے والوں نے لاکھوں کتب آپؐ کی شان میں تحریر کی ہیں۔ مگر وہ سب کی سب سمندر کے سامنے ایک قطرہ نظر آتی ہیں پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جس کمال کو دیکھو وہی بے نظیر اور بے مثال ہے۔ مثلاً حضور اکرمؐ کی اس خوبی اور حسنِ سیرت پر غور کریں کہ آپؐ کا جس سے تعلق ہوتا وہی آپؐ سے محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا آپؐ کی سیرت کا یہی ورق اتنا عظیم الشان اور اتنا درخشاں ہے کہ شمس و قمر کی روشنی بھی اس کے سامنے ماند ہے۔ بلکہ آپؐ کی ہر ایک ادا میں ایک بڑا معجزہ ہے۔ کتب سیرت سے ہر انصاف پسند پر یہ بات واضح ہے کہ جن لوگوں کا تعلق آنحضرتؐ سے بچپن میں ہوا وہ تمام عمر کے لئے آپؐ کے عاشق صادق ہو گئے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت تھی ایک دفعہ آپؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ! جنت میں میں بھی آپؐ کے ساتھ ہوں گا یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں! حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ الحمد اللہ میری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا حضرت ابوبکرؓ کی یہ محبت آنحضرتؐ سے کسی نئے تعلق کی بنا پر نہ تھی بلکہ آپؐ کو بچپن سے ہی بوجہ حضورؐ کے حسن اخلاق و حسن عادات آپؐ سے الفت و محبت تھی۔

پھر دوسری مثال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے۔ حضرت خدیجہؓ کو اس قدر محبت آپؐ سے کیوں تھی اس لئے کہ آپؓ نے حضور نبی کریمؐ کے اخلاقِ فاضلہ راستبازی کو بچشم خود دیکھا تھا۔ ابتداء میں آپؓ نے اپنی تجارت کا کام حضورؐ کے سپرد کیا اور جب آپ کو اس کاروبار میں انتہا درجہ کا امین اور صادق پایا تو آپؓ نے خود حضورؐ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا اس وقت حضورؐ کی عمر ۲۵ سال کی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال کی تھی یہ ایک عجیب بات ہے کہ حضرت خدیجہؓ جو اس قدر مال دار اور دولت مند ہیں وہ آنحضرتؐ کو جو نہ مال رکھتے ہیں اور نہ دولت۔ خود نکاح کا پیغام بھجواتی ہیں۔ درحقیقت وہ آنحضورؐ کے اخلاق حمیدہ کو دیکھ چکی تھیں اور یہ امر اس وقت زیادہ وضاحت سے ظاہر ہو جاتا ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی اور آپؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے اور اس وقت انھوں نے آنحضرتؐ سے مخاطب ہو کر کہا کہ:۔

"اللہ کی قسم! وہ بے ہمتا ذات آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گی کیونکہ آپؐ غریبوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور مفلسوں اور بیکسوں کی خبر گیری کرتے ہیں۔ اور مہمانوں کے ساتھ نہایت خاطر و تواضع سے پیش آتے ہیں۔

دراصل حضرت خدیجہؓ خوب جانتی تھیں کہ ایسے بلند اخلاق رکھنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کیا کرتا۔ آنحضرتؐ کی خوبیاں حضرت خدیجہؓ کے قلب مبارک پر نقش ہو گئی تھیں اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بیوی سے بڑھ کر انسان کے اخلاق کا کوئی دوسرا زیادہ واقف نہیں ہو سکتا گھر کے اندر انسان کے اصلی اخلاق ظاہر ہوتے ہیں اس لئے بیوی کی شہادت سے بڑھ کر کوئی گواہی نہیں ہو سکتی۔

پھر تیسری مثال حضرت زیدؓ کی ہے جو آپؐ کے غلام تھے۔ آنحضورؐ نے انھیں آزاد کر دیا۔ انھوں نے آزاد ہونے کو غنیمت نہ جانا بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ حضورؐ کے گرویدہ ہو گئے۔ حضرت زیدؓ کے باپ کو جب یہ علم ہوا کہ ان کا بیٹا مکہ میں ہے تو وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کیا میرا بیٹا یہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ میں نے اسے آزاد کر دیا ہے۔ اس نے کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں اس کو واپس لے جاؤں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میری طرف سے اجازت ہے وہ حضرت زیدؓ کے پاس آیا اور کہا کہ محمدؐ نے تم کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت زیدؓ نے اپنے والد کو جواب میں کہا کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی رہوں گا۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت زیدؓ آزاد تو ہو چکے تھے لیکن حضورؐ کے اخلاقِ فاضلہ نے انھیں ہمیشہ کے لئے غلام بنا لیا تھا اور یہی وہ اخلاق تھے جن سے تمام اصحابؓ آپؐ کے گرویدہ ہو گئے تھے۔ ایسی مثالیں ہزاروں ہیں۔

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین!

قرارداد تعزیت

● ۔ مجلس وقفِ جدید کا یہ خصوصی اجلاس حضرت سیدہ بوزینب بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت سیدہ مرحومہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی بہو اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی پہلی بیوی کے بطن سے تھیں۔ آپ کی ولادت ۱۹ مئی ۱۸۹۳ء کو ہوئی اور آپ نے ۹۱ سال کی عمر میں ۲۴/۸/۸۴ کو وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خدائی بشارات کے ماتحت جن خواتین مبارکہ کا خاندان حضرت مسیح موعود میں داخل ہونا مقدر تھا ان میں حضرت سیدہ مرحومہ کو ممتاز مقام حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے لئے خود مرحومہ کا رشتہ تجویز فرمایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل مولانا نورالدین نور اللہ مرقدہٗ نے ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود کی موجودگی میں نکاح پڑھا۔ اور حضور کے وصال کے بعد ۹ مئی ۱۹۰۹ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے طفیل آپ کو نیک۔ متقی اور خادمِ دین اولاد سے نوازا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ کے بابرکت وجود کو اپنی مغفرت اور بے پایاں رحمت کا مورد بنائے اور جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ مرحومہ کی اولاد اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

مجلس وقفِ جدید اپنے اس خصوصی اجلاس کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور دیگر افراد بالخصوص سیدہ مرحومہ کے صاحبزدگان اور صاحبزادیوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور ان کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس وقفِ جدید)

● ۔ مجلس تحریک جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت سیدہ بوزینب بیگم صاحبہ کے سانحہ ارتحال پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیدہ موصوفہ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بہو، حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صاحبزادی اور حضرت مسیح موعود کے موعود فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ آپ ان خوش نصیب خواتین میں سے تھیں جن کے لئے حضرت اقدس کے خاندان میں داخل ہونا مقدر تھا۔ آپ کا رشتہ مامور زمانہ نے تجویز فرمایا۔

حضرت مسیح موعود (اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر ہوں) سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیرے ماننے والوں کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان کی عمریں بڑھاؤں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی لمبی عمر سے نوازا۔ اللہ کے بے شمار فضلوں کو آپ نے دیکھا ہے۔ ترانوے ۹۳ سال کی عمر پا کر آپ اپنے خدا کو پیاری ہوئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جس صبر سے آپ نے آخری بیماری کو برداشت کیا وہ آپ کے راضی بقضاء ہونے پر ایک دلیل ہے۔ سیدہ موصوفہ بہت نیک سیرت، عبادت گذار، غرباء کی ہمدرد اور خلافت احمدیہ کا انتہائی احترام کرنیوالی تھیں۔ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو جنت کا اعلیٰ مقام عطا فرماوے آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر خیر و برکت سے بہرہ ور کرے۔ اس موقعہ پر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور سیدہ مرحومہ کے صاحبزدگان۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ صاحبزادی امۃ الوحید بیگم صاحبہ مرحومہ کی ہمشیرگان صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ اور محترمہ صاحبزادی آصفہ مسعود صاحبہ اور جملہ افراد خاندان حضرت اقدس سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور خدا سے ملتجی ہیں کہ وہ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے۔ آپ کے پسماندگان سے احسان کا سلوک فرمائے۔ اپنے فضلوں سے ان کے زخمی دلوں کو تسکین عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین (سیکرٹری مجلس تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں ۱۵ ایام کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۲۵۶۱۵

میں حیدر بی بی زوجہ محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۲۸ء ساکن ۱۴۶/R.B کھیوہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/۳۲ روپے

۲۔ زیورات طلائی تولے جو بچیوں میں بانٹ دیئے ہیں۔

۳۔ زرعی زمین ایک ایکڑ آباد ہے مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

حیدر بی بی چک ۱۴۶/R-B ڈاکخانہ ساہووالا ۱۳۲/R-B کھیوہ ضلع فیصل آباد

گواہ شد ۱ ظفر اللہ خان ولد نور احمد صاحب چک ۱۴۶ ساہووالا ڈاکخانہ ضلع فیصل آباد

گواہ شد ۲ محمود احمد خاوند موصیہ

نمبر ۲۵۶۳۵

میں منصور احمد ولد مکرم عبد المنان صاحب قوم قاضی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ x روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

منصور احمد شاہد ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد ۱ نعیم احمد خرم ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد ۲ سید حسن طاہر بخاری ناصر ہوسٹل ربوہ

نمبر ۲۵۶۳۶

میں محمد بشیر خان پسر ولد عمر الدین صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع علی پور چٹھہ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے

۲۔ ایک احاطہ دس مرلہ واقع عزیز آباد نزد ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے

اسوقت مجھے مبلغ -/۸۸۶ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ x روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

— العبد —

محمد بشیر خان ولد عمر الدین صاحب خان مرحوم علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد ۱ پیر محمد اختر گھڑی ساز سیکرٹری مال علی پور چٹھہ

گواہ شد ۲ بشیر احمد امیر حلقہ ۲ علی پور چٹھہ

تزکیۂ نفس اور فلاح

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء کی تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"ہدایت الٰہی تو یہ ہے کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا۔ نجات پائے گا وہ شخص جس نے تزکیۂ نفس کیا اور ہلاک ہوگیا وہ آدمی جس نے نفس کو بگاڑا۔ فلاح چیرنے کو کہتے ہیں۔ فلاحت زراعت کو کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس میں بھی فلاحت ہے۔ مجاہدہ انسانی نفس کو اس کی خرابیوں اور سختیوں سے صاف کرکے اس قابل بنا دیتا ہے کہ اس میں ایمان صحیح کی تخم ریزی کی جاوے۔ پھر وہ شجر ایمان بارآور ہونے کے لائق بن جاتا ہے۔ چونکہ ابتدائی مراحل اور منازل میں متقی کو بڑی بڑی مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے فلاح سے تعبیر کی ہے۔" (الفاخ قدسیہ ص۱۲۸)

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اہم خبروں کا خلاصہ

یکم نومبر ۱۹۸۴ء

- بھارت کی سابق وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کی میت ان کی سرکاری رہائش گاہ سے ان کی خاندانی رہائش گاہ پر منتقل کردی گئی ہے۔ ان کو کل گولیاں مار کر قتل کردیا گیا تھا۔

اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر شاہنواز نے بھارت کے مستقل نمائندے سے مل کر مسز اندرا گاندھی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر پیریز ڈی کوئیار اور دیگر ممالک کے نمائندوں نے بھی تعزیتی پیغامات جاری کئے ہیں۔

آل انڈیا ریڈیو نے خبر دی ہے کہ مسز اندرا گاندھی کے قتل کے بعد ملک کے کئی علاقوں میں روزمرہ زندگی میں خلل پڑا ہے اور تشدد کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ اگرتلہ میں کرفیو نافذ کردیا گیا ہے۔ کلکتہ میں سول انتظامیہ کی امداد کے لیے فوج طلب کرلی گئی۔ بھارتی دارالحکومت دلی میں بھی تشدد کے واقعات ہوئے۔ یہاں پر جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگادی گئی ہے۔ مشرقی پنجاب میں بھی جلسوں اور جلوسوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے شہر جموں میں کرفیو نافذ کردیا گیا۔

- سبی کوئٹہ سیکشن پر بجلی کے ذریعہ ریل گاڑیاں چلانے کا انتظام جلد مکمل کرلیا جائے گا۔ اس سے گاڑیوں کی گنجائش میں اضافہ ہوسکے گا اور ان کی آمدورفت آسان ہوجائے گی۔ یہ بات وزیر ریلوے مسٹر عبد الغفور ہوتی نے کوئٹہ میں مختلف وفدوں سے بات چیت کرتے ہوئے بتائی انہوں نے بتایا کہ وفاقی جرمنی سے جو تین ریلو سے انجن منگوائے جارہے ہیں وہ اس مالی سال کے دوران پہنچ جائیں گے اس سے گاڑیوں کی آمدورفت میں سہولت پیدا ہوجائے گی

- برطانیہ کے پاکستان میں سبکدوش ہونے والے سفیر سر اولیور فوسرٹ نے کراچی میں صنعت وتجارت کی فیڈریشن کے صدر اور اراکین سے ملاقات کی۔

- لبنان میں عیسائی ملیشیا کے لیڈر اصولی طور پر اس بات پر رضامند ہوگئے ہیں کہ وہ جنوبی لبنان کو جانے والی سڑک کا کنٹرول حکومت کے حوالے کردیں۔ لبنانی کابینہ کے وزیر سرڈ ولید جنبلاط نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ اس سڑک پر کنٹرول سنبھالنے کے لیے لبنانی فوج کا ایک نیا بریگیڈ تشکیل دیا جائے۔ اس سڑک پر دروزاور عیسائی ملیشیا کا کنٹرول ہے۔

- ارجنٹائن میں ایک ریلو سے کراسنگ پر ریل کے بس سے ٹکرا جانے سے نتیجے میں ۳۰ افراد ہلاک ہوگئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دعا

خاکسار ان دنوں ذہنی اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے صحت خراب رہتی ہے اور اہلیہ بھی بیمار ہے نیز بڑا بیٹا عبد الماجد اولاد سے محروم ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں دور کرے اور میرے بیٹے کو نیک اولاد سے نوازے۔

(عبد الغفار ٹال والے محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کی توسیعِ اشاعت کیلئے کوشش کرنا ہر احمدی کا دینی فریضہ ہے

امراء و صدر صاحبان اور مربیانِ سلسلہ حضور ایدہ اللہ کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کیلئے آگے بڑھیں

احبابِ جماعت احمدیہ کے نام محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد کا پیغام

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

روزنامہ "الفضل" کے ذریعہ عالمگیر جماعت احمدیہ کی تربیتی اور علمی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں اور مرکز کے ساتھ افراد اور جماعتوں کی وابستگی کے لئے "الفضل" ایک بہترین ذریعہ بھی ہے۔ عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی خدمات اور روزمرہ ترقیات کی خبروں سے احباب جماعت کو باخبر رکھنے کی اہم خدمت بھی الفضل ہی بجا لا رہا ہے۔ ان جملہ امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہر احمدی کا ایک دینی فریضہ بن جاتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سے پیوستہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ الفضل کی یومیہ اشاعت کم از کم دس ہزار کی تعداد تک پہنچائی جائے۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کی اس مبارک تحریک پر خصوصی توجہ دی اور الفضل کی یومیہ اشاعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے معتدبہ اضافہ ہوا۔ لیکن ابھی مقررہ ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے مزید دعاؤں اور کوششوں کی ضرورت ہے۔ بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ محولہ بالا ٹارگٹ درحقیقت گزشتہ سال کے لئے تھا۔ لہٰذا خاکسار جملہ احباب جماعت۔ امراء و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے یہ گزارش کرتا ہے کہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہش کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں۔ اور الفضل کی اشاعت میں اضافہ کے لئے جو بھی ممکنہ خدمات انجام دے سکتے ہوں اس میں تاخیر نہ کریں۔ قربانیوں کی روح سے سرشار جماعت کے لئے یہ خدمت انجام دینا چنداں غیر معمولی امر نہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر خواہش اور تحریک پر دل و جان سے لبیک کہنے اور اسے تکمیل تک پہنچانے کی سعادت سے نوازے۔ (آمین!)

والسلام خاکسار

سلطان محمود انور

(بقیہ صفحہ ۴)

ملایا جا رہا ہے اس کے سات سات سو دانے نکلیں گے اور مستقبل کی اس یقین دہانی پر اس نے فاقے اور مصائب برداشت کئے۔ یہی حال ابتلاؤں کا ہے اہل ایمان جب ان آزمائشوں اور ابتلاؤں میں پورا اترتے ہیں تو بالآخر وہ اجر عظیم پا لیتے ہیں اور ان کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

خدا پر کامل ایمان چاہیئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"جب تک انسان اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان نہیں رکھتا اور اس کے وعدوں پر سچا یقین نہیں کرتا اور ہر ایک مقصود کا دینے والا اسی کو نہیں سمجھتا اور کامل اصلاح اور تقویٰ اختیار نہیں کر لیتا۔ تو اس وقت تک حقیقی راحت دستیاب نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وھو یتولی الصالحین یعنی جو صلاحیت اختیار کرتے ہیں خدا تعالیٰ ان کا متولی ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۲)

درخواست ہائے دعا

○ عاجز کے دائیں اور بائیں گھٹنوں میں عرصہ دو سال سے سخت درد ہے۔ چلنے پھرنے سے زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے۔ سخت کھچاؤ ہوتا ہے۔ احباب جماعت اور افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے صحت عطا کرے۔ آمین

(صوفی محمد ابراہیم بقاپوری غلہ منڈی سرگودھا)

○ میرے چچا جان سعید احمد صاحب کا میو ہسپتال لاہور میں دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔ اپریشن کے ذریعہ بیٹری لگائی جائے گی۔ احباب کرام سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد ناصر۔ گوجرانوالہ)

○ خاکسار کے تایازاد بھائی مکرم منیر احمد عابد صاحب آف باندھی کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ چند دن سے بیماری کا زور بڑھ گیا ہے۔ احباب کی خدمت میں جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (اعجاز احمد شاہد، دریا خان مری سندھ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

الفضل کی اشاعت میں توسیع کا ایک ذریعہ اشتہارات کے ذریعہ الفضل کی مالی پوزیشن مستحکم کرنا بھی ہے

دانتوں مسوڑوں کے کورسز

اردو نام	INTER NATIONAL NAME	
اینٹی پائیوریا	Anti Pyorrhea	15-00
اینٹی کریز	Anti Caries	15-00
پائیوریا منجن	Pyorrhea Powder	6-00

تمام کورسز ملک بھر کے دوا فروشوں سے طلبیں لٹریچر فری

کیوریو میڈیسن (ڈاکٹر اجیہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷- نومبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے:

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 558

نواز آباد فارم کے لئے

فیلڈ اسسٹنٹ کی ضرورت ہے

اچھے فارم میں کام کرنے کے خواہشمند مندرجہ ذیل قابلیت کے حامل افراد اپنی درخواستیں مع شناختی کارڈ سائز فوٹو۔ حلقہ کے صدر یا امیر جماعت کی تصدیق شدہ۔ منیجر نواز آباد کے نام ارسال کریں۔

(۱) تعلیم۔ قابلیت: میٹرک۔ محکمہ زراعت سے فیلڈ اسسٹنٹ کا کورس پاس کیا ہو

(۲) عمر: ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔

(۳) تجربہ: اگر ہو تو

نامکمل درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔ انٹرویو کے لئے کوئی ٹی اے۔ ڈی اے نہیں دیا جائیگا۔

منیجر۔ چوہدری مقبول احمد نواز آباد فارم ڈاک خانہ سلطان آباد تحصیل ٹنڈوالہ یار ضلع حیدرآباد (سندھ)

خوشخبری

خالص دیسی گھی

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی اور تازہ کریم دستیاب ہے۔ اپنی خواہش کے مطابق اپنے گھر پر بھی کریم سے خالص مکھن اور گھی تیار کر سکتے ہیں۔

خان گھی سٹور

ریلوے روڈ۔ ربوہ

سامان برائے فروخت

● ٹی وی بلیک اینڈ وہائٹ ● فریج ● ٹیپ ریکارڈرز ● فرنیچر ● واشنگ مشین ● وال کلاک ● مشین ● پنکھے ● سٹیبلائزر اور کچھ گھریلو اشیاء قابل فروخت ہیں۔

ثمینہ ناہید بنت فضل دین جہلمی۔ کوٹھی نمبر ۸/۹ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

خوشخبری

خالص دیسی گھی

ارزاں نرخ (۴۰ روپے فی کلو) دستیاب ہے

باجوہ کریانہ سٹور

کالج روڈ ○ ربوہ